ایڈیشن نمبر 7128 | 15-1 | نومبر 1958

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سفر یورپ میں

تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

ایڈیٹر شیخ خورشید احمد

تحیۃ الاذہان ۔ نمبر ۱۵ ۔ نومبر ۱۹۵۸ء

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ایڈیٹر شیخ خورشید احمدؐ	پندرہ روزہ تشحیذ الاذہان	نائب ایڈیٹر لطف الرحمٰن محمودؔ
نمبر ۱۱-۱۲	یکم و ۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء	جلد دوم

ربوہ کے شب و روز

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کئی دنوں سے ناساز ہے آپ گذشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ محسوس فرماتے ہیں ۔ مگر اس کے باوجود حضور اسلام کی ترقی کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں۔ اس درمیانی عرصہ میں حضور ایدہ اللہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمانے کے علاوہ انصار اللہ کے اجتماع میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں ایک بہت ہی مؤثر تقریر فرمائی۔

تشحیذی بچو! اپنے پیارے آقا کی صحت کاملہ اور لمبی عمر کے لئے ضرور ہر نماز میں باقاعدگی کے ساتھ دعا کیا کرو۔

○ ہماری جماعت کے مبلغین دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کوششوں کے نتیجے میں بہت سے لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ بحر ہند میں بہت سے جزیرے ہیں ان میں سے ایک جزیرے کا نام بورنیو ہے۔ وہاں سے ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم محمد شریف ٹیوسوچیانگ صاحب ۱۵ اکتوبر کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ ۱۹۴۱ء میں ہماری جماعت میں داخل ہوئے تھے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آپ نے اپنے قیام کے دوران یہاں کے سکولوں، کالجوں میں تقریریں کیں۔ آپ نے احمدیت کی سچائی پر ایک تقریر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی کی۔ آپ ۲۴ر اکتوبر کو قادیان کی زیارت کے لئے بھارت تشریف لے گئے ہیں۔

○ ربوہ میں یوں تو بہت سے میچ ہوئے ہیں مگر تین چار بہت اہمیت رکھتے ہیں تعلیم الاسلام کالج کی فٹ بال ٹیم نے متعدد فٹ بال میچ جیت کر زونل چیمپئن شپ جیت لی ہے۔ ان میچوں میں ہماری ٹیم نے پہلے گارڈن کالج راولپنڈی کو ہرایا پھر گورنمنٹ کالج سرگودہا سے تین دن میچ ہوتے رہے۔ پہلے دو دفعہ تو فیصلہ نہ ہو سکا مگر تیسری دفعہ ہماری ٹیم جیت گئی۔

باسکٹ بال ٹیم نے بھی دو اہم میچ جیت لئے۔ ۳ر نومبر کو ہماری ٹیم نے گورنمنٹ کالج لائل پور کو ہرا دیا۔ اگلے دن گورنمنٹ کالج سرگودہا سے میچ جیت لیا

اس دفعہ ان میچوں نے عموماً اور فٹ بال کے میچوں میں خصوصاً ربوہ کے بچوں نے بہت دلچسپی لی ہے جس سے ہمارے کھلاڑیوں کے حوصلے بڑھے ہیں۔

○ انصار اللہ کے دفتر کے سامنے میدان میں خوبصورت شامیانوں میں انصار اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع ہوا۔ یہ اجتماع دو دن ہوتا ہے۔ اس میں چالیس سال سے بڑی عمر کے احمدی جماعت کی ترقی کے لئے تجویزیں سوچتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اس دفعہ اجتماع میں ربوہ اور باہر کی جماعتوں کے ۲۱۵ نمائندے اور ۴۰۶ اراکین شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ یہاں کے لوگ بھی کثرت سے آئے۔ بچے بھی اپنے بزرگوں کی قیمتی باتیں سننے کے لئے شوق سے آئے۔ ان میں سے بعض نے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ چنانچہ انہیں پانی پلانے کی ڈیوٹی پر لگایا گیا اس ڈیوٹی کو وہ شوق سے روز آتے رہے۔

اس سالانہ اجتماع کا افتتاح انصار اللہ کے نائب صدر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

(باقی ص۳۵ پر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اللہ تعالیٰ کا فرمان

گھر میں داخل ہو تو وقت سلام کرو

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ

ترجمہ:۔ جب تم کسی گھر میں جانے لگو تو گھر والوں کو سلام کرو۔

(تشریح از مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

یہ بات خدا نے لازمی قرار دی ہے۔ کہ جب تم اپنے کسی رشتہ دار یا کسی دوست کے ہاں جاؤ۔ تو سب سے پہلے یہ کام کرو۔ کہ جس قدر آدمی اس گھر میں ہوں ان کو السلام علیکم کہو۔ کیونکہ السلام علیکم بہت ہی اچھی اور بابرکت دعا ہے۔ جو ایک مسلمان اپنے دوسرے بھائی کے لئے خدا سے مانگتا ہے۔ اس کے معنی ہیں "تم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں"۔ ایک دوسری آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "جب تم کسی کے ہاں جاؤ۔ تو پہلے اندر آنے کی اجازت لے لو۔ پھر سلام کر کے اندر داخل ہو۔ اگر گھر والا تم سے کہے کہ اس وقت ملنے کی فرصت نہیں تو خوشی سے واپس چلے آؤ"۔

دنیا کی کسی قوم اور کسی زبان اور کسی مذہب میں دو آدمیوں کے ملنے کے وقت السلام علیکم سے بہتر کوئی دعا موجود نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں اسلام سے بہتر کوئی مذہب نہیں جس نے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کرتا ہوں دل و جان سے اکرامِ محمدؐ

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؔ)

مذہب مرا اسلام ہے۔ اسلام محمدؐ

کرتا ہوں دل و جان سے اکرامِ محمدؐ

ہر وقت مرے دل میں ہے اعظامِ محمدؐ

ہر وقت زبان پر ہے مری نامِ محمدؐ

ہر وقت رہا ذکرِ خداوندِ دو عالم

یہ صبح محمدؐ تھی یہی شامِ محمدؐ

ہر وقت ہے خُمخانۂ توحید میں ڈیرا

پی پی کے میں جیتا ہوں مئے جامِ محمدؐ

اکملؔ کی دعا ہے کہ سبھی احمدی بچے

بن جائیں بڑے ہو کے وہ خدامِ محمدؐ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

(عبدالشکور۔ فگار)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حافظ حاجی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۸۴۰ء میں حافظ غلام رسول صاحب کے گھر بھیرہ ضلع سرگودہا میں پیدا ہوئے۔

بچپن ہی میں آپ نے قرآن مجید اور کچھ دینی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کرلی۔ مختلف استادوں سے عربی فارسی پڑھنے کے بعد آپ دِلّی کی طرف تشریف لے گئے اور ملک کے مشہور علماء سے دینی علوم حاصل کئے۔ آپ نے علم حاصل کرنے کے لئے جو تکالیف برداشت کیں۔ ان کا اس زمانہ میں ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ علم حاصل کرنے کے بعد آپ حج پر تشریف لے گئے۔ حج کرنے کے بعد آپ واپس آئے۔ اور پھر کچھ عرصہ اپنے وطن بھیرہ میں رہے۔ آپ ایک بہت بڑے عالم اور ایک مشہور طبیب تھے۔ دُور دُور تک آپ کی شہرت تھی۔ اور چاروں طرف سے مریض بھیرہ میں آپ کی خدمت میں پہنچتے تھے۔ کچھ عرصہ بھیرہ میں رہنے کے بعد آپ جمّوں و کشمیر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ مہاراجہ صاحب جموں کے خاص طبیب مقرر ہوگئے۔ چند سال وہاں گذارنے کے بعد آپ بھیرہ واپس تشریف لے آئے۔ اسی اثنا میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معتقد ہو چکے تھے۔ بھیرہ میں آپ نے اپنے مکانات وغیرہ بنوانے شروع کئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ابھی مکانات بن ہی رہے تھے۔ کہ آپ کسی کام کے لئے لاہور گئے۔ اور لاہور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ چند دن وہاں قیام کرنے کے بعد جب واپسی کی اجازت طلب کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! اب آپ یہیں رہا کریں۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے حضورؑ کے ارشاد کی یوں تعمیل کی کہ پھر بھیرہ جانے کا نام نہ لیا اور ہمیشہ کے لئے قادیان کے ہی ہو گئے۔

قادیان میں رہ کر حضرت مولوی صاحب نے اپنا مال و جان سب کچھ حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ کے صدق۔ تقویٰ۔ اخلاص اور قربانیوں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو صدیق کا لقب عطا فرمایا۔ جب ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ تو آپ کو تمام جماعت نے بالاتفاق خلیفہ منتخب کر لیا۔ آپ چھ سال تک خلیفہ رہے۔ ۱۳ر مارچ ۱۹۱۴ء بمطابق ۱۵ر ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ کو بروز جمعہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو آپ کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس مقدس ہستی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے اس وقت تک تشحیذ کے کتنے مزید خریدار بنائے ہیں۔ (منیجر)

چندہ سالانہ پانچ روپے۔ غیر ممالک چھ روپے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جسے دنیا کل کا بچہ کہتی تھی!.....

(ابن سلطان سماعیلوی کوہستانی)

۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کا دن تاریخِ احمدیت میں ایک ناقابلِ فراموش دن ہے۔ یہی وہ دن ہے۔ جس دن کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ پاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہزاروں سوگوار دلوں کے درمیان اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کے دس بجے کا وقت ہے۔ ہزاروں دل سوگوار ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نہایت ہی قیمتی متاع کھوئی گئی ہے ذرا آگے بڑھیے اور دیکھیے حضور علیہ السلام کا جسدِ اطہر چارپائی پر پڑا ہے۔ ایک بچہ چارپائی کے سرہانے کھڑا ہے۔ غور سے سنیے یہ بچہ کچھ کہہ رہا ہے۔ "اے مسیح موعود! اگر تیرے بعد ساری دنیا تجھے چھوڑ دے تو میں اکیلا تیرے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ بچہ بھی عجیب ہے۔ بھلا بڑے بڑے لوگ تو سوگوار ہیں۔ اور یہ سوگواری کے وقت بڑے استقلال سے اتنا بڑا عہد باندھ رہا ہے۔ دیکھتے ہیں یہ عہد کا کس قدر پابند ہے! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اور مومنوں کی جماعت حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاوّل تسلیم کرتی ہے۔ کچھ عرصہ گزرتا ہے۔ تو یہ خدا کا پیارا بھی داغِ مفارقت دے جاتا ہے مومنوں کا پھر اجتماع ہوتا ہے۔ آج وہ پھر سوگوار دلوں کے ساتھ خدا کے مسیح موعودؑ کے دوسرے خلیفہ

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کے انتخاب کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اور مومنوں کی جماعت ایک شخص کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہ تو وہی وجود ہے۔ جس نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جنازے کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا تھا کہ "اے مسیح موعود! اگر تیرے بعد ساری دنیا تجھے چھوڑ دے تو میں اکیلا تیرے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" وہ خلیفۃ المسیح الثانی بن گیا۔ بعض لوگ کہہ رہے ہیں "یہ کل کا بچہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں خلافت کی قیادت دیکر لوگوں نے بڑی نادانی کا ثبوت دیا ہے۔ خدا خیر ہی کرے۔ اب حضرت مرزا صاحب کا مشن اس کل کے بچہ کے ہاتھوں بُری طرح ناکام رہیگا"

ہاں دنیاوی آنکھ والے اسے "کل کا بچہ" ہی خیال کر رہے تھے۔ لیکن روحانی آنکھ والے اس انتخاب میں خدا کا ایک زبردست ہاتھ دیکھ رہے تھے

خلیفہ بننے کے بعد اس "کل کے بچہ" نے اپنے عہد کو جس طرح نبھایا۔ تاریخ عالم میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ اور آج وہی لوگ جو آپ کو بچہ تصور کرتے تھے وہ گواہی دے رہے ہیں۔ کہ انہوں نے اسے بچہ سمجھنے میں بلاشبہ غلطی کی۔ وہ تو ایک اولوالعزم انسان تھا۔ اور آج وہ بلاشبہ دنیا میں اسلام کا فتح نصیب جرنیل ہے۔ اس کی فوجیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے پُرخطر دادیوں اور گھاٹیوں کو پھاندتی ہوئیں اپنے امام کے بچپن میں کئے ہوئے عہد کو عملی جامہ پہنا رہی ہیں۔ وہ چار دانگ عالم میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور بڑھتی چلی جائیں گی۔ یہ محمدی فوجوں کا سپہ سالار۔ آج کی دنیا کا اولوالعزم انسان جسے دنیا "کل کا بچہ" تصور کرتی تھی۔ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک وجود ہے۔ آئیے ہم سب مل کر اس بابرکت وجود کی صحت و عافیت کیلئے خدا کے حضور دعائیں کریں۔ کیونکہ آج اسلام کی کشتی کا وہی پاسباں ہے ؛

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

وعدے کا پاس!

(از حاجی غلام محی الدین صاحب صادق)

بچو! یہ واقعہ جو تم پڑھنے لگے ہو۔ سو فیصدی سچا ہے۔ اور اس میں اتنی ملاوٹ بھی نہیں۔ جتنی کہ دودھ والے کچھ عرصہ قبل اپنے "خالص دودھ" میں کر لیا کرتے تھے۔ ہاں تو یہ سچی کہانی سنو۔ یہ واقعہ دسمبر ۱۹۴۹ء کا ہے جب انگلینڈ کی ایک بندرگاہ چیتم سے ایک بڑے انجن والی کشتی "گرل جین" اچانک غائب ہو گئی۔ کشتی کا یوں اچانک غائب ہو جانا اور وہ بھی ایک بہت بڑی مشہور بندرگاہ سے۔ سب کے لئے باعث تعجب تھا۔ لیکن پولیس کے لئے تو خصوصاً بڑی پریشانی تھی۔ اتنی بڑی چیز یوں کیسے غائب ہو گئی۔ سب حیران تھے۔ بہرحال تفتیش شروع ہوئی تو معلوم ہوا کہ اتنی بڑی کشتی جس کو چلانے اور سنبھالنے کیلئے بھی کم از کم چار آدمی ضرور ہونے چاہئیں۔ صرف ایک دس سال کا طالبعلم چلا کر لے گیا ہے۔ پولیس اور پبلک دونوں کے لئے یہ بات ناقابلِ تسلیم تھی۔ کہ دس سالہ ایک بچہ اتنی بڑی کشتی جسے بلا مبالغہ ایک چھوٹا جہاز کہہ سکتے ہیں، خود چلا کر اس بندرگاہ سے باہر نکل جائے جہاں ہر وقت جہازوں کی آمد و رفت رہتی ہو۔ لیکن یہ ایک حقیقت تھی۔

اس لڑکے کے باپ نے جو بیان دیا وہ انتہائی دلچسپ تھا۔ لڑکے کے باپ نے اپنے بیان میں کہا کہ پچھلے سال ہم موسم گرما گذارنے کے لئے لندن گئے۔ تو جہاں ہم ٹھہرے وہیں ایک اور خاندان جو سکاٹ لینڈ سے موسم گرما گذارنے کے لئے آیا تھا ٹھہرا۔ اس وقت میرے بچے جان کی عمر تقریباً ۹ سال تھی۔ سکاٹ لینڈ والوں کی ایک بچی تھی جس کی عمر جان کے برابر ہی تھی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دونوں بچے بہت جلد گہرے دوست بن گئے۔ یہ دونوں ایک ساتھ کھیلتے ایک ساتھ سیر کو جاتے۔ ایک ساتھ پڑھتے اور ہر وقت اکٹھے رہتے۔ دونوں کے والدین ان کی معصوم محبت پر بہت خوش تھے۔ موسم گرما یونہی ہنسی خوشی بیت گیا۔ روانگی کے وقت وہ بہت غمگین اور پریشان ہو گئے۔ جبکہ بچے یکجا رہنے اور اکٹھے پڑھنے پر اصرار کرنے لگے۔ لیکن چونکہ یہ ناممکن تھا۔ اس لئے دونوں کو سمجھا بجھا کر چپ کرا لیا گیا۔ لیکن جان نے اسی وقت اپنے دوست سے کہا "شرلی"! تم فکر نہ کرنا میں تمہیں ملنے کے لئے سکاٹ لینڈ آؤں گا۔" یہاں پہنچ کر جان نے چند مہینوں کے بعد مجھ سے سکاٹ لینڈ جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے اسے سمجھایا کہ تم ابھی بہت چھوٹے ہو اکیلے نہ جا سکو گے اس لئے تم ابھی محنت سے پڑھو۔ جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو میں تمہیں اپنے دوست کے پاس جانے سے نہیں روکوں گا۔ جان میری بات سن کر خاموش ہو گیا۔ لیکن اس کے بعد وہ سکول سے آتا تو بندرگاہ پر چلا جاتا اور کشتیاں وغیرہ چلانے کا فن سیکھتا۔ جو پیسے اسے جیب خرچ کے لئے ملتے ان سے وہ فن ملاحی کے متعلق کتابیں خرید لیتا اور بحریہ کے بڑے بڑے آدمیوں کے حالات دلچسپی سے پڑھتا۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں مختلف ممالک کی سیر میں گزاری تھیں۔

چند دنوں کے بعد جان نے ایک قطب نما بھی خرید لی۔ جس کی سمندر میں بہت ضرورت رہتی ہے۔ میں نے اسے کبھی ان باتوں سے منع نہیں کیا۔ کیونکہ میں خوش تھا کہ وہ اپنا فالتو وقت بہترین کاموں میں صرف کرتا ہے۔ لیکن مجھے کیا خبر تھی۔ کہ وہ یہ سب تیاریاں صرف جلد از جلد سکاٹ لینڈ پہنچنے کے لئے کر رہا ہے! مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور سکاٹ لینڈ روانہ ہونے کی نیت سے بھاگا ہے۔ میں دس ہزار پونڈ (تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ پاکستانی) اس شخص کو انعام دوں گا۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جو میرے لڑکے کو ڈھونڈ لائے گا۔ جب یہ خبر اخباروں میں شائع ہوئی تو لوگ بے حد محظوظ ہوئے۔ کوئی اس کی ہمت اور جرأت پہ اس کو آفرین کہتا۔ کوئی ننھے چور کی نادانی پہ ہنستا کہ نہ جانے اکیلا بے چارہ کہاں بھٹکتا ہوگا۔ کوئی تشویش کا اظہار کرتا کہ سمندر بے حد طوفانی ہے کہیں کشتی ڈوب گئی تو بے چارہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ نہ صرف اخبارات بلکہ بی، بی، سی۔ لنڈن (لنڈن ریڈیو) بھی اس دلچسپ خبر کو دن میں کئی کئی بار نشر کر رہا تھا۔ اور خوش نصیب شرلی کا ننھا دوست دنیا کے کروڑوں دلوں کا ہیرو بن چکا تھا۔ انعامی رقم کا اعلان ریڈیو اسٹیشن سے دن میں کئی بار کیا جاتا۔ چنانچہ کئی بحری جہاز جن میں برطانوی شاہی بیڑے کے جہاز بھی شامل تھے۔ اس ننھے چور کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ فضائیہ کے برق رفتار طیارے بھی اسے ڈھونڈنے نکلے۔ لیکن اسکا کوئی پتہ نہ چلا۔ جوں جوں دن گزرتے گئے لوگوں کی امیدیں مایوسی میں تبدیل ہوتی گئیں آہ بے چارہ بے کس بچہ! سمندر کی بے رحم لہروں نے اسے نگل لیا ہوگا۔ ہر کوئی خلوص دل سے اپنے ننھے ہیرو کی خیریت کے لئے دعائیں مانگ رہا تھا۔ جب خبروں کا وقت ہوتا لوگ نئی امید لے کر ریڈیو کے گرد جمع ہوتے۔ لیکن جب وہ سنتے کہ ابھی تک "گرل جین" کشتی کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ تو ان کے چہرے اتر جاتے۔

آخر چوتھے دن یہ خبر ملی کہ "گرل جین" کشتی ایک تجارتی بحری جہاز کو مل گئی ہے۔ جو ہالینڈ سے آرہا تھا۔ اور لڑکا جان کشتی میں بے ہوش پایا گیا ہے۔ پھر یہ خبر ملی کہ "وہ صرف بھوک اور طوفان کی شدت سے بے ہوش تھا۔ اب اسے ہوش ہے اور جہاز پانچ بجے شام پلیم کی بندرگاہ پہ پہنچ رہا ہے"۔ لوگوں نے خوشی سے نعرے لگائے۔ اور اپنے کم سن ہیرو کو دیکھنے کیلئے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دُور دُور سے چل کر جہیم کی بندرگاہ پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ پولیس انسپکٹر اور چند کانسٹیبل بھی اس ننھے چور کو قانون کی گرفت میں لانے کے لئے تیار ہو کر آ پہنچے بندرگاہ کے باہر لاکھوں آدمیوں کا ہجوم تھا۔ جب جہاز بندرگاہ میں داخل ہوا تو لوگوں نے ننھا جان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ لیکن پولیس انسپکٹر نے اپنا فرض پورا کیا۔ اور ننھے چور کو بتایا کہ تم نے غلطی کی تھی بے شک تم ایک بہادر لڑکے ہو۔ اور تم نے بہت جرأت کا کام کیا ہے۔ لیکن قانون تمہاری غلطی کی وجہ سے تمہیں اپنی حراست میں لے رہا ہے۔ لڑکے نے معصومیت سے پوچھا "وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن میری ماں کہاں ہے کیا وہ مجھے لینے کے لئے نہیں آئی؟"

انسپکٹر نے مسکرا کر کہا "یوں تو یہ ہزاروں آدمی صرف تمہارے ہی استقبال کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ لیکن تمہاری ماں بخار کی وجہ سے نہیں آسکی۔ تمہارے ابا باہر کھڑے ہیں۔ جنہیں تم بعد میں مل سکو سکے"۔ جان بھولا بھالا بچہ تھا انسپکٹر نے اسے بجائے پیدل لے جانے کے اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا تاکہ عام لوگ اپنے ہیرو کو دیکھ بھی سکیں اگلے دن ننھے ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ ملزم کو دیکھ کر بہت ہنسا اور پوچھنے لگا "تمہیں کیا سزا دی جائے؟" ننھے جان نے معصومیت سے جواب دیا میں نے تو کوئی قصور نہیں کیا اپنا وعدہ پورا کرنے کیلئے میں نے اتنی مصیبت مول لی۔ لیکن طوفان نے میری خواہش پوری نہ ہونے دی یوں آپ جو چاہیں سزا دے لیں"۔ مجسٹریٹ نے کہا "لو سنو! تمہاری سزا یہ ہے کہ اب تم کسی عام سکول میں نہیں پڑھو گے۔ بلکہ برطانوی بحریہ کے شاہی سکول میں داخل کئے جاؤ گے۔ جہاں تم بہت جلد ایک اچھے جہاز ران بن سکو گے اور پھر تمہیں کوئی طوفان اپنے دوست کے پاس جانے سے نہ روک سکے گا۔ تم ایک بہادر بچے ہو اور ہر قوم کو اپنے بہادروں سے بہت سی توقعات ہوتی ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ آئندہ کبھی تم قانون کے خلاف کوئی بات نہ کرو گے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دعاؤں سے دامن کو بھر دے میرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک احمدی بچہ کی التجاء

میں ایک چھوٹا بچہ ہوں۔ میرے دل میں حافظِ قرآن و مبلغ اسلام بننے کا شوق ہے۔ میں قرآن کریم حفظ کر رہا ہوں آخری سپارہ قریب الاختتام ہے جب میں پیدا ہوا تو میرے والدین نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے حضور سے درخواستِ دعا کی تھی کہ ہمارا یہ بچہ نیک صالح حافظِ قران اور مبلغ اسلام بنے۔ بعدہٗ میری پانچ سال عمر ہونے پر مجھے مدرسۃ الحفاظ میں داخل کرا دیا گیا۔ جب مجھے حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو میرے دادا جان ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرفؔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے میری طرف سے ایک دعائیہ نظم بھی پیش خدمت کی تھی۔ جو میں تشحیذی بھائیوں کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ (خاکسار۔ مبارک علی خاں محبوب احمدؐ ارجنبوٹ)

اے مرشد میں کرتا ہوں حمدِ خدا
کہ جس نے کئے پیدا ارض و سما
بنائے اسی نے ہیں سب بحر و بر
کئے اس نے روشن ہیں شمس و قمر
اسی نے ہمیں بخشا قرآن ہے
جو بندۂ مومن کی بس جان ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اسی نے ہیں بھیجے پیمبر سبھی
ہیں جن میں سے افضل محمد نبی
ہیں امت میں جس کی مسیح الزماں
کہ جس پہ فدا ہوں میرے قلب و جاں
اسی کی نشانی یہ محمود ہے
خلیفۂ برحق وہ موعود ہے
دعاؤں سے جس کی میں پیدا ہوا
میں قدموں میں اس کے رہونگا سدا
مرے ہادی حاضر ہوں در پہ ترے
دعاؤں سے دامن کو بھر دے میرے
میں قرآں کا عالم و عامل بنوں
مبلغ بنوں پر میں کامل بنوں
دعاؤں کی برکت سے اپنی شہا!
بنا دو مجھے عاشقِ کبریا
چلوں میں سدا اس کے احکام پر
مرا جینا مرنا ہو اسلام پر
تمنا ہے یہ میرے ماں باپ کی
مجھے ڈال دیں گود میں آپ کی
میری وقف ہو جان اسلام پر
میری صرف ہو جان اس کام پر
خدا را میرے ہادی و رہنما
مبارک کو دیویں مبارک دعا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مختصر ★ مگر ★ دلچسپ

ایک فیصلہ

دو آدمی سفر میں کھانا کھانے کے لئے بیٹھے۔ ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین تھیں۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا اور ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور تینوں نے مل کر آٹھوں روٹیاں کھالیں۔ جب کھانا کھانیکے بعد وہ تیسرا شخص جانے لگا تو اس نے آٹھ درہم ان کو دے کر کہا کہ جو کچھ میں نے کھایا ہے یہ اس کے عوض میں ہے۔ یہ کہہ کر وہ شخص چلتا بنا۔ اب یہاں جھگڑا شروع ہو گیا۔ پانچ روٹیوں والا کہتا تھا کہ چونکہ میری پانچ روٹیاں تھیں اور تیری تین۔ اس لئے ۵ درہم مجھے ملنے چاہئیں۔ آخر یہ قضیہ حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ جس کی پانچ روٹیاں ہیں وہ پانچ درہم لے لے اور جس کی تین ہیں وہ تین لے لے ——— دوسرے نے کہا کہ میں اس فیصلہ پر قطعاً راضی نہیں۔ مجھے نصف حصہ (چار درہم) ہی ملنا چاہیئے۔ اس کی یہ بات سن کر حضرت علیؓ نے فیصلہ فرمایا۔ کہ اصل میں جس کی پانچ روٹیاں ہیں اس کے حق میں سات درہم اور جسکی تین ہیں اس کے حق میں ایک درھم آتے ہیں۔ اور میں اسی طرح تقسیم کا فیصلہ کرتا ہوں۔

بھائیو! آپ کو یہ فیصلہ عجیب لگے گا۔ لیکن غور کیجئے۔ کل آٹھ روٹیاں تھیں اور آدمی تین۔ چونکہ یہ مساوی طور پر تقسیم نہیں ہوتیں اس لئے آٹھ کو تین سے ضرب دیں۔ جس سے ان روٹیوں کے ۲۴ ٹکڑے بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ہر ایک نے آٹھ ٹکڑے کھائے۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

جس کی پانچ روٹیاں تھیں اس کے ۱۵ ٹکڑے بنے ۔۔۔ آٹھ خود کھا کر باقی ۷ بچ گئے۔ اور جس کی تین روٹیاں تھیں اس کے ۹ ٹکڑے بنے اور آٹھ خود کھا کر باقی ایک ٹکڑا بچ گیا۔ اب پہلے کے سات اور دوسرے کا ایک ٹکڑا تیسرے شخص نے کھایا۔ گویا کہ جس کے حصہ سے صرف ایک ٹکڑا کھایا۔ اُسے صرف ایک درہم ملنا چاہیئے۔

کیوں! فیصلہ درست ہے نا؟ (محمد عمر ملاباری قادیان)

دلچسپ معلومات

۱۔ ہم ساری دنیا کے گرد ہوائی جہاز کے ذریعے ۴۸ گھنٹوں میں چکر لگا سکتے ہیں۔

۲۔ دنیا میں سب سے بڑا جنگل "صحرائے اعظم" افریقہ میں ہے۔

۳۔ دنیا میں سب سے گرم علاقہ "جیکب آباد" پاکستان میں ہے۔

۴۔ دنیا میں سب سے زیادہ سرد مقام "ویرکونسک" روس میں ہے۔

۵۔ دنیا میں بلند ترین ملک "تبت" ہے۔

۶۔ دنیا میں سب سے میٹھے پانی کی جھیل "سپیریئر" ہے جو کینیڈا میں واقع ہے

۷۔ دنیا میں سب سے بڑی نہر "سویز" مصر میں واقع ہے۔

۸۔ دنیا میں سب سے لمبی سرنگ سوئٹزرلینڈ میں ہے۔

۹۔ دنیا میں سب سے بڑا آبشار "تگیلا" ہے جو افریقہ میں واقع ہے۔

۱۰۔ دنیا میں سب سے گہرا سمندر بحرِ اوقیانوس ہے۔

(مودودہ طلعت راولپنڈی)

چاولوں کے ٹکڑے

میری چھوٹی بہن والدہ کے ساتھ ایک دعوت میں گئی ہوئی تھی۔ اتفاق سے ان دنوں چاولوں کی بہت قلت تھی اور دعوت میں ٹوٹا چاول پکے ہوئے تھے۔ وہ اپنی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

امّی کو کہنے لگی۔ امی جان! انہوں نے ہماری خاطر کتنی تکلیف کی ہے امّی حیران ہو کر بولیں کہ کیا تکلیف۔ بڑے بھولے پن سے بولی۔ کہ امی دیکھو نا انہوں نے پہلے چاولوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور پھر ہماری خاطر پکایا۔ ہم اس بات پر خوب ہنسے۔ (اعجاز احمد کراچی)

ذہنی ورزش

۱۔ وہ کونسا لفظ ہے جو عربی۔ اردو۔ انگریزی تینوں زبانوں میں موجود ہے اور مختلف معنی دیتا ہے۔

۲۔ چار حرفوں کا ایسا لفظ بتاؤ جو الٹ کر بھی وہی پڑھا جاتا ہے۔

۳۔ وہ کونسا عدد ہے جسے تگنا کرو تو حاصل ضرب تینوں یکساں ہندسے بنتا ہے۔ دوبارہ تگنا کرو تو بھی۔ پھر تگنا کرو تو بھی۔

۴۔ وہ کونسا جانور ہے جو زندہ ہو تو ایک قوم کا معبود ہے۔ مگر اس معبود کو موت بھی آجاتی ہے۔ اور جب مر جائے تو اس کے جسم کا ایک حصہ ہر کسی کے پاؤں تلے رہتا ہے۔ (زین العابدین النور قادیان)

ایک دلچسپ پہیلی

پڑھیں انگریزی میں۔ بوجھیے پنجابی میں۔

A B V G

I A G

T P O G

P K I C

(سعد الدین، لاہور)

(جوابات صـ۳۲ پر ملاحظہ ہوں)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

تین لڑکیاں اور اُن کے درخت

(امۃ الباری اطہر)

ایک تھی عورت، اس کی تھیں تین لڑکیاں۔ اس نے رواج کے مطابق ہر لڑکی کی پیدائش پر ایک درخت لگایا۔ جب لڑکیاں بڑی ہوئیں تو درخت بھی بڑے ہو گئے۔ ایک آم کا درخت تھا۔ ایک سیب کا اور ایک امرود کا۔

کرنا خدا کا کیا ہوا کہ ان لڑکیوں کا باپ فوت ہو گیا۔ وہ بہت غریب ہو گئے بوڑھی ماں کما کما کر بیٹیوں کو کھلاتی۔ مگر کب تک! آخر اس کی ہمت بھی جواب دے گئی۔ باپ نہ ہونے کی وجہ سے لڑکیاں خود ہی سب کام کاج کرتیں آخر جب ان کے درختوں کو پھل لگے تو انہوں نے سوچا کہ ہم اگر یہ پھل لے کر بادشاہ کے پاس جائیں تو وہ ہمیں بڑا انعام دے گا۔

بڑی لڑکی کا درخت جب خوبصورت آموں سے لد گیا۔ تو اس نے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور ایک ٹوکری میں بڑے بڑے آم ڈال کر چلدی رستے میں اسے ملا ایک بوڑھا۔ وہ کہنے لگا۔ "بیٹی دو روز سے بھوکا ہوں کچھ کھانے کو دو" لڑکی کہنے لگی۔ "ہٹ بابا میں تو بادشاہ کے پاس جا رہی ہوں" بوڑھے نے اسے بددعا دی۔ جب وہ بادشاہ کے دربار میں پہنچی تو بہت تعریفوں کے بعد اس نے ٹوکرا کھولا۔ مگر اس کی حیرانی کی انتہا نہ رہی۔ جب اس میں سے مینڈک ہی مینڈک پھدک پھدک کر باہر آنے لگے۔ لڑکی کو بادشاہ کے حکم سے قید کر لیا گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد دوسری لڑکی نے سوچا۔ شاید اس کی بڑی بہن محل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

میں آرام سے رہتی ہو۔ میں پیچھے کیوں نہ ہوں۔ اس نے اپنے درخت کے بہترین سیب لئے اور چلدی۔ راستے میں وہ بھی بوڑھے سے گستاخی سے پیش آئی اور بوڑھے نے اسے بھی بد دعا دی ——

بادشاہ کے حضور ٹوکرا کھولنے پر اس میں سے چوہے نکل کر بادشاہ کے اوپر کود گئے۔ بادشاہ نے اس کو بھی قید کرنے کا حکم دیا۔ اب تیسری لڑکی کی باری آئی وہ اپنے درخت کے پکے ہوئے اور عمدہ امرود لے کر بادشاہ کے ہاں جانے لگی۔ ماں نے اسے منع کیا مگر وہ چلدی۔ راستے میں اسے بھی بوڑھا ملا۔ جس کو اس نے اپنی زادِ راہ میں سے دو روٹیاں دے دیں۔ بوڑھے نے اسے دعا دی ——

بادشاہ کے سامنے ٹوکری کھولنے پر سونے کے امرود نکلے۔ بادشاہ نے خوش ہو کر کہا کہ "مانگو میں تمہاری مراد پوری کرتا ہوں"۔ اس نے اپنی بہنوں سے ملنے کی خواہش ظاہر کی جو بادشاہ نے اسی وقت پوری کی۔ اور تینوں بہنیں بہت سے انعام و اکرام کے ساتھ واپس آئیں۔

اچھے بھائی بہنو! دیکھو بڑوں کا ادب کرنے میں کتنی برکت ہے۔ تم بھی اپنے بزرگوں کی عزت کیا کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ سے انعام حاصل کرو۔

اگر رسالہ بیس تاریخ تک نہ ملے تو فوراً اطلاع دیجئے۔ دیر سے اطلاع ملنے پر رسالہ نہ بھیجا جا سکے گا۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔

(مینیجر)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آ میری باجی دودھ بلو

(نصیر الدین عبدالقادر)

آ میری باجی دودھ بلو
دودھ بلو کر مکھن لو
مکھن لے کر توس بنا
توس بنا اور ہم کو کھلا
مکھن مصری کھائیں گے
ننھی کو بھی کھلائیں گے

پہلے بسم اللہ ——— پڑھیں
پھر اللہ کا شکر کریں
جن کے پاس نہیں ہیں دام
جو کر سکتے نہیں کچھ کام
وہ بھی اپنے بھائی ہیں
سب کے سب یک جائی ہیں
اللہ نے ہے حکم دیا
بھوکوں کو تو کھانا کھلا
مل جل کر ہم کھائیں گے
حمد خدا کی گائیں گے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

میں کبھی دیر سے نہیں اٹھوں گی!

زاہدہ تسنیم
بنت عبدالرحیم صاحب مدہوش

ایک روز ہماری خالہ جان ملنے کے لئے آئیں۔ ان کے ساتھ میری خالہ زاد بہن وکیل اور صبیحہ بھی تھیں۔ خالہ تو شام کو واپس چلی گئیں۔ لیکن صبیحہ اور وکیل کو امی جان نے ایک روز کے لئے ٹھہرا لیا۔ ہم لوگ رات کو بہت دیر تک کھیلتے رہے۔ امی جان نے کئی بار کہا۔ کہ جلد سو جاؤ صبح آنکھ نہیں کھلے گی لیکن ہم نے ایک نہ مانی اور رات کو بہت دیر سے سوئے۔ خوب نیند آئی صبح آنکھ کھلتی تھی لیکن اٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ کروٹ بدل بدل کر پھر سو جاتے تھے۔ امی جان کی مسلسل آوازیں کانوں میں آ رہی تھیں۔ زاہدہ اب اٹھ بھی جاؤ۔ اسکول کو دیر ہو رہی ہے۔ لیکن ہم سنی ان سنی کرتے رہے۔ اور نیند کے مزے لیتے رہے۔ امی جان کے کہنے کا تو کچھ اثر نہ ہوا۔ لیکن ابا جان کی ایک کڑکتی ہوئی آواز نے جادو کا اثر کیا اور ہم آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔ اٹھ کر جو دیکھا تو کمرے میں کافی دھوپ آ چکی تھی۔ میں نے جلدی جلدی منہ ہاتھ دھویا اور ناشتہ کی میز پر پہنچی۔ چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ جلدی میں جو چائے ڈالنے لگی تو کیتلی کا ڈھکنا گرا اور پھسلتا ہوا نیچے آ پڑا۔ اور ٹوٹ گیا امی جان آواز سن کر آ گئیں اور غصہ سے بے قابو ہو کر مارنے لگیں۔ ابا جان کے کہنے سے بمشکل مجھے چھوڑا۔ میں نے چائے بھی نہ پی اور بستہ اٹھا کر اسکول جانے لگی۔ بستہ میں پنسل غائب تھی میں نے میز پر سے بھائی جان کا قلم اٹھا لیا۔ اور اسکول کی طرف چل دی۔ اسکول

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہنچی سب لڑکیاں اپنی اپنی کلاسوں میں بیٹھی پڑھ رہی تھیں۔ استانی جی مجھے دیکھتے ہی بولیں دیر سے کیوں آئی ہو۔ اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاؤ۔ اور مجھے کھڑی ہونا پڑا۔ اب حساب کا پیریڈ شروع تھا۔ استانی جی حساب کی کاپیاں دیکھ رہی تھیں۔ میں نے جو دیکھا تو بستہ میں کاپی ہی موجود نہ تھی۔ جلدی میں گھر چھوڑ آئی تھی۔ استانی جی نے پوچھا کام دکھاؤ۔ میں نے سچی بات کہہ دی۔ کہ کام تو کیا ہے۔ مگر کاپی بھول آئی ہوں۔ استانی جی نے فرمایا ایک تو دیر سے آئی ہو دوسرے کام بھی نہیں کیا۔ سارا دن کھڑی رہو۔ جب چھٹی ہوئی تو میرا کھڑے کھڑے بُرا حال ہو چکا تھا۔

گھر پہنچے تو جاتے ہی بھائی جان نے خوب خبر لی۔ کیونکہ ان کا قلم مجھ سے خراب ہو گیا تھا۔ تب مجھے خیال آیا کہ صبح دیر سے اٹھنے کی وجہ سے ہی دن بھر مجھے سزا ملتی رہی ہے۔ چنانچہ آئندہ کے لئے میں نے یہ عہد کیا کہ اب کبھی دیر سے نہ اٹھوں گی۔

(مختصر مگر دلچسپ صـ۱ کے جوابات)

۱۔ وہ لفظ "اِن" ہے۔ عربی میں بمعنی اگر، اردو میں بمعنی اشارہ قریب۔ جمع غائب۔ بحالت مفعولی و اضافی جیسے ان کو۔ اِن کا IN انگریزی میں بمعنی اندر یا میں آتا ہے۔

۲۔ ایشیا (ای ش ی ا)

۳۔ وہ عدد ۳۷ ہے۔ { ۳۷ × ۳ = ۱۱۱ ، ۱۱۱ × ۳ = ۳۳۳ ، ۳۳۳ × ۳ = ۹۹۹ }

۴۔ گائے۔

دلچسپ پہیلی کا جواب:۔ ا۔ بیوی (بی وی) جی!
آڈ اے جی
ٹی (چائے) پی اد جی!
پی کے آئی سی

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

مُلّا نصر الدین کے دلچسپ لطائف

(مبشرہ خالدہ)

ایک دفعہ شدید بارش ہو رہی تھی۔ مُلّا اپنی کھڑکی کھولے تماشا دیکھ رہا تھا ایک شخص کو دیکھا کہ نہایت تیزی سے بھاگا چلا جا رہا ہے۔ مُلّا نے آواز دی اور پوچھا کہ اس طرح سے کیوں بھاگ رہے ہو؟ کہا دیکھتے نہیں کہ بارش کس شدت سے ہو رہی ہے۔ مُلّا نے کہا۔ آدمی کو خدا تعالےٰ کی رحمت اس طرح پر نہیں بھاگنا چاہیئے۔ وہ شخص مجبور ہو گیا۔ اور نہایت اطمینان سے گھر پہنچا۔ اس حالت میں کہ پورا تر بتر تھا۔ دوسرے دن اتفاق سے وہی شخص اپنی کھڑکی میں بیٹھا تماشا دیکھ رہا تھا۔ ابھی بارش ہلکی ہلکی شروع ہوئی تھی۔ دیکھا کہ مُلّا نہایت تیزی سے بھاگا چلا جا رہا ہے۔ اس نے آواز دے کر کہا۔ مُلّا اپنی کل والی نصیحت کو بھول گئے؟ خدا تعالےٰ کی رحمت اب کیوں بھاگ رہے ہو؟ مُلّا نے کہا۔ اے عقلمند شخص! کیا تو چاہتا ہے کہ رحمت خداوندی میرے پاؤں تلے روندی جائے؟

ایک رات کوئی مہمان مُلّا کے یہاں آیا۔ مُلّا نے اس کی شایانِ شان استقبال کیا۔ اور شام کا کھانا کھلایا۔ مہمان نے کہا: ہمارے شہر میں یہ رسم ہے۔ کہ شام کے کھانے کے بعد انگور کھاتے ہیں۔ مُلّا نے کہا۔ لیکن اس رسم کو ہمارے شہر میں بُرا اور مذموم خیال کرتے ہیں۔

مُلّا کی بیوی نے کپڑے دھوئے۔ اور مُلّا کے جبّہ کو چھت پر سوکھنے کے لئے لٹکا دیا۔ اتفاقاً تیز ہوا سے وہ جبّہ صحن میں جا پڑا۔ مُلّا نے اپنی بیوی سے کہا

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہمیں چاہیئے کہ بکرے کی قربانی دیں۔ بیوی نے اس کا سبب پوچھا۔ جواب دیا۔ احمق، وجہ یہ ہے کہ اگر میں جبہ کے اندر ہوتا تو اب تک مر چکا ہوتا۔

ملّا ایک نئے شہر میں گیا۔ درزی کی دکان پر جاکر شلوار اٹھائی۔ اور اس کی قیمت پوچھ کر اسے پہن لیا۔ اور چلنا شروع کر دیا۔ چند قدم چلنے کے بعد واپس آیا۔ اور شلوار اتار کر کہا۔ اس شلوار کو لے لیجئے۔ اور اس کے بدلہ میں جبہ دے دیجئے۔ دکان دار نے اسے جبہ پہنا دیا۔ ملا پھر چند قدم چلا۔ دکاندار نے قیمت طلب کی۔ ملّا نے کہا۔ عجیب آدمی ہو۔ کیا میں نے جبہ کے بدلہ میں تمہیں شلوار نہیں دی؟ دکاندار نے کہا کہ شلوار کی قیمت آپ نے نہیں دی۔ کہا۔ اس شہر کے لوگ بھی عجیب و غریب ہیں۔ میں نے شلوار لی کب ہے کہ اس کے دام دوں۔

گاؤں والے کہیں سے چاقو لے کر ملّا کے پاس آئے اور ملّا سے پوچھا۔ بوجھئے اسے کیا کہتے ہیں؟ ملّا نے کہا۔ یہ آری کا بچہ ہے۔ ابھی اس کے دانت نہیں نکلے۔

ملّا حاکم کے پاس گیا۔ اور کہا کہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس نے کہا۔ خیال تو اچھا ہے کہنے لگا مشکل یہ آن پڑی ہے کہ میرے پاس روپیہ بالکل نہیں ہے۔ حاکم نے کہا۔ اگر تیرے پاس روپیہ نہیں ہے۔ تو حج بھی تجھ پر فرض نہیں ہے۔ ملّا نے جواب دیا۔ میں آپ سے روپیہ لینے آیا تھا۔ نہ کہ فتویٰ پوچھنے۔

اچھی اچھی مفید اور سبق آموز کہانیاں آسان اور دلچسپ نظمیں مضامین۔ لطیفے اور پہیلیاں اپنے پیارے رسالہ تشحید کے لئے لکھنے کی کوشش کیا کرو۔ مینیجر

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

نقطوں کا کھیل

(فیروز الدین انور - کلکتہ)

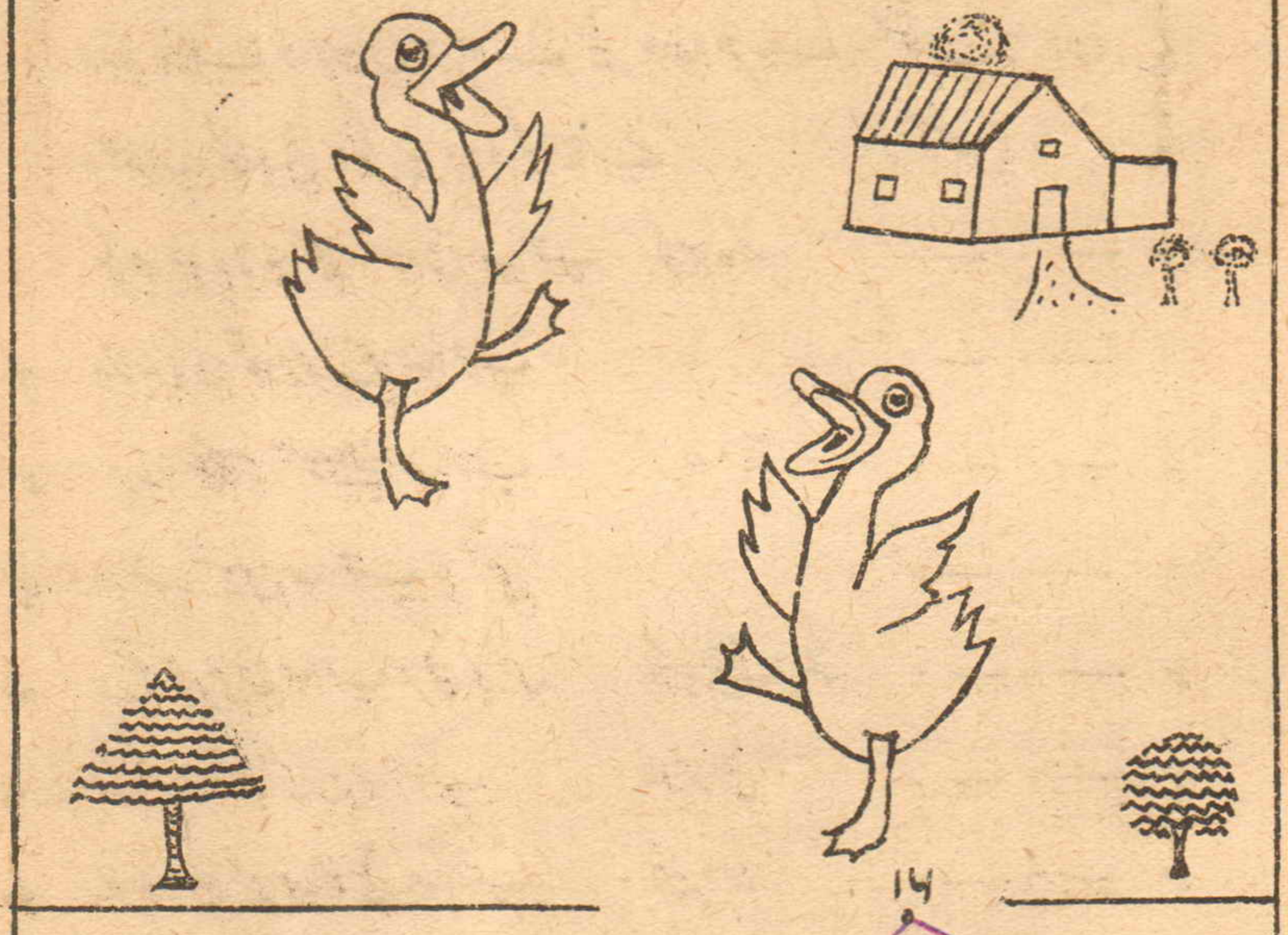

ایک سے ۲۵ تک کے نقطوں کو ترتیب وار ملا کر دیکھیں کہ جانور بھی اپنے مہمان کا استقبال کرتے ہوئے کتنی خوشی محسوس کرتے ہیں .....

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

عطیہ جات برائے رسالہ تشحیذ الاذہان

مندرجہ ذیل اصحاب نے رسالہ تشحیذ کو عطایا عطا فرمائے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ تشحیذ ان اصحاب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے (مینیجر)

۱	مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب	گوجرہ	۰ — ۰ —	۲
۲	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	//	۰ — ۰ —	۱
۳	مرزا غلام مصطفےٰ صاحب	//	۰ — ۰ —	۱
۴	ارشد حسین صاحب ہاشمی	//	۰ — ۰ —	۱
۵	شیخ مہر دین صاحب عرضی نویس	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۰ — ۰ —	۲
۶	حکیم انوار حسین صاحب	خانیوال	۰ — ۸ —	۲
۷	چوہدری محمد صادق صاحب	کبیر والا	۰ — ۸ —	۲
۸	ملک نور الدین، محمد الدین صاحبان	//	۰ — ۸ —	۲
۹	شیخ محمد منیر صاحب قائد	دنیا پور	۰ — ۰ —	۵
۱۰	شیخ محمد سلیم صاحب	//	۰ — ۰ —	۵
۱۱	ملک بشیر الدین صاحب کمشن ایجنٹ	وہاڑی	۰ — ۰ —	۱۵
۱۲	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب	بوریوالہ	۰ — ۰ —	۲
۱۳	چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت	منٹگمری	۰ — ۰ —	۵
۱۴	میاں محمد افضل صاحب	وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج //	۰ — ۰ —	۵
۱۵	ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ	//	۰ — ۰ —	۱
۱۶	چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ	اوکاڑہ		۱۰

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

۱۷	میاں حمید الدین صاحب	اوکاڑہ	۱	— ۰ — ۰
۱۸	عطاء القادر صاحب	〃	۱	— ۰ — ۰
۱۹	شیخ محمد طفیل صاحب	〃	۱	— ۰ — ۰
۲۰	نذیرہ بیگم صاحب چک ۳۰	〃	۱	— ۰ — ۰
۲۱	شیخ نور احمد صاحب	〃	۱	— ۰ — ۰
۲۲	مسلم جنرل سٹور	〃	۲	— ۰ — ۰
۲۳	فاضل محمود صاحب	〃	۱	— ۰ — ۰
۲۴	عبید اللہ صاحب	〃	۱	— ۰ — ۰
۲۵	چوہدری عنایت اللہ صاحب	〃	۵	— ۰ — ۰
۲۶	چوہدری محمد اکرام اللہ خاں صاحب	ملتان چھاؤنی	۵	— ۰ — ۰
۲۷	شیخ جمیل احمد صاحب رشید	〃 〃	۱	— ۰ — ۰
۲۸	چوہدری عبد اللطیف صاحب پائنیر الیکٹرک کمپنی	〃 شہر	۵	— ۰ — ۰
۲۹	تسنیم شاہدہ صاحبہ	〃 چھاؤنی	۱	— ۰ — ۱
۳۰	سید مبارک احمد شاہ صاحب	〃 شہر	۱	— ۰ — ۰
۳۱	ملک منظور احمد صاحب ایاز	〃	۵	— ۰ — ۰
۳۲	اخوند ریاض احمد صاحب	〃	۲	— ۰ — ۰
۳۳	عبد الشکور صاحب	〃 چھاؤنی	۵	— ۰ — ۰
۳۴	چوہدری نذیر احمد صاحب ایس۔ڈی۔او جتوئی		۱۰	— ۰ — ۰
۳۵	ڈاکٹر عبد السلام صاحب	〃	۵	— ۰ — ۰
۳۶	رانا محمد خالد صاحب وکیل ہارون آباد		۵	— ۰ — ۰
۳۷	چوہدری خورشید احمد صاحب	لیاقت پور	۲۰	— ۰ — ۰
۳۸	شیخ احمد بخش صاحب	بہاول پور	۱	— ۰ — ۰

(باقی)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

آج کے بچّے کل کے ملّاح!

لطف الرحمان محمود

پیارے بچّو! کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ ہماری جماعت کا مقصد کیا ہے۔ ہماری جماعت کا سب سے بڑا مقصد دینِ اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے کونے کونے پر لہرانا ہے۔ یہ مقصد بہت بلند ہے۔ تم میں سے ہر ایک کو اس مقصد کو حاصل کرنے کی سچی کوشش کرنی چاہیئے۔

زندہ قوم کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس کے افراد اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کبھی تھکتے نہیں۔ ان کے جوش اور اخلاص میں کمی نہیں آتی۔

جس طرح تم امتحان میں پاس ہونے کے لئے پہلے دن ہی سے تیاریاں شروع کر دیتے ہو۔ وہ طالب علم جو اپنا تعلیمی کام شوق سے کرتا رہتا ہے امتحان اسے خوف زدہ نہیں کر سکتا۔ البتہ وہ طالبِ علم جسے اپنے مقصد کا احساس نہیں ہوتا۔ امتحان کا نام سنتے ہی کانپنے لگ جاتا ہے۔

بالکل اس طرح اگر ہم ابھی سے آنے والے کام کو سنبھالنے کی سچے دل سے تربیت لینی شروع کر دیں۔ تو جس دن ہمارے کندھوں پر یہ سارا بوجھ پڑے گا۔ ہمیں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ بلکہ ہمیں اسی طرح خوشی ہوگی جس طرح امتحان دینے کے بعد پاس ہونے کے موقع پر ہوتی ہے اس بابرکت کام کو کرتے وقت ہمارے دلوں میں روشنی پیدا ہوگی۔ اور ہمیں آرام اور سکون محسوس ہوگا۔ وہ تربیت جو ہمیں بچپن میں حاصل

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

ہو جائے۔ اس کا اثر بہت ہی گہرا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے ۔

اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ۔

اس کی ایک مثال سُن لو :۔

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کے دل میں اسلام کی خدمت کا جوش پیدا ہوا۔ آپ نے ابتدائی عمر سے ہی اس عظیم الشان مقصد کو حاصل کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ اور اتنا تجربہ ہو گیا کہ جب ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہماری جماعت مشکلات میں پھنس گئی تو بڑے بڑے لوگ جنہیں اپنے اثر و رسوخ پر ناز تھا۔ جماعت کی کشتی کو دریا کی سخت لہروں میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس وقت آپ نے ہی اس کشتی کے چپو سنبھالے اور اُسے ساحل پر لے آئے۔ اور وہ سارے لوگ حیران ہو گئے۔ جو آپ کو کل کا بچہ کہا کرتے تھے یہ دراصل اس تربیت کی برکت تھی۔ جسے حاصل کرنے کا آپ کے پاک دل میں جوش تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی خدمت کرنے کی خواہش کو پورا فرمایا۔ آج ساری دنیا پر آپ کے غلام اسلام کا جھنڈا لہرانے کے لئے دُور دراز علاقوں کو نکل گئے ہیں ذرا سوچو اب یہ کتنا مشکل کام ہے۔ بڑے بڑے مل کر بھی اس کام کو نہیں کر سکتے۔ مگر آپ کے دل میں بچپن سے پیدا شدہ جوش کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ کام بھی آپ کے لئے آسان کر دیا۔

پیارے بچو! اگر تم بھی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت اور پیروی کرتے ہوئے اپنے دلوں میں اسلام کی خدمت

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

کا جوش پیدا کرو گے۔ اور سچے دل سے دین سے محبت کرنے لگو گے۔ تو پھر خود بخود تم برائیوں سے دُور ہوتے جاؤ گے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں کو بھی نور سے بھر دے گا۔ تمہارے ہاتھوں میں طاقت آجائے گی جب تم اپنے ہاتھوں میں اپنے خدا تعالےٰ کا جھنڈا تھام کر بڑھو گے تو فرشتوں کے لشکر تمہارے ساتھ ساتھ چلیں گے۔ جو ساری دنیا کی برکتیں تمہاری جھولیوں میں ڈال دیں گے۔ جو کوئی خدا تعالےٰ کا نام بلند کرتا ہے خدا تعالےٰ اس کا نام بھی بلند کرتا ہے۔

پیارے بچو ـــــ آج سے ہی اسلام کی خدمت کا سچے دل سے عہد کر لو۔ تم آج تو ننھے ننھے بچے ہو۔ مگر کل دین کی کشتی کے مضبوط ملاح تم ہی بنو گے!

علم و عمل کی مشعل تشحیذ ہے پیارو!

محمد ہادی مومن۔ ربوہ

علم و عمل کی مشعل تشحیذ ہے پیارو!
تشحیذ کی بدولت اخلاق کو سنوارو!
مضمون ہیں پیارے، نظمیں بھی دلنشیں ہیں
پڑھنے میں ہے بھلائی تشحیذ ہو نہ ہارو!
یہ ہے صدائے مومن تشحیذ کو پڑھو تم
چمکو گے اس طرح تم اپنے وطن کے تارو!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

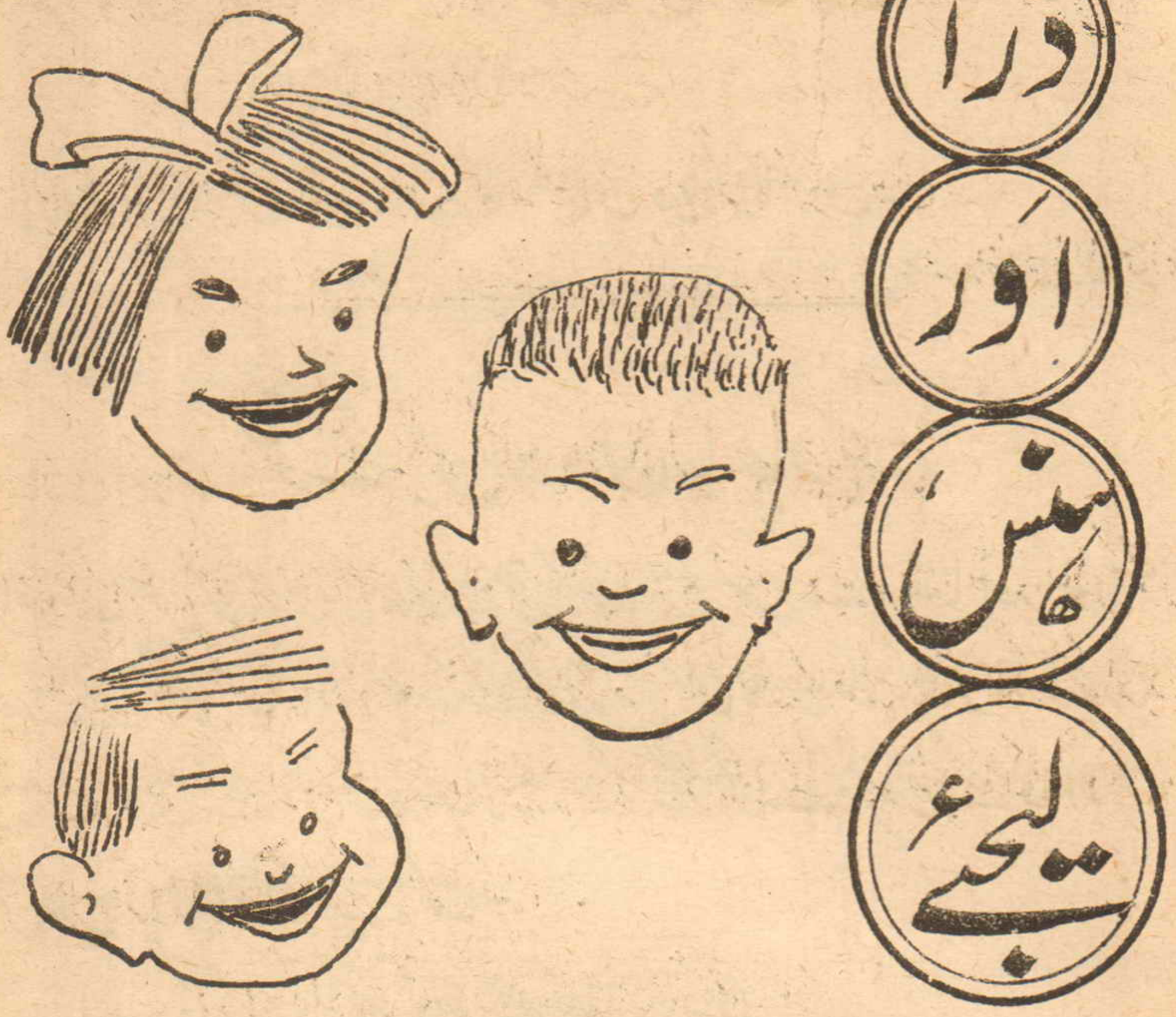

ماسٹر:- اکبر! مچھلی کا جال کیونکر بنتا ہے؟

اکبر:- اجی یہ کیا مشکل ہے۔ بہت سے سوراخ لئے۔ اور رسی میں باندھ لئے۔ جال بن گیا۔

کبیر اور بشیر دونوں چڑیا گھر کے سامنے سے گزرے۔ کبیر نے بشیر کی پسلی میں کہنی مارتے ہوئے پوچھا۔ "کیوں بھائی چڑیا گھر یہی ہے؟"

بشیر- جی نہیں یہ تو میری پسلی ہے۔ زبیدہ تنویر۔ لاہور

دو آدمیوں کی نئی ملاقات ہوئی تھی۔

ایک نوجوان۔ (دوسرے نوجوان سے) آپ کیا کرتے ہیں؟

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

دوسرا نوجوان۔ صاحب میں تو ریلوے میں کلرک ہوں۔ آپ کیا کام کرتے ہیں۔

پہلا نوجوان۔ میں الیف۔ اے کا امتحان دیا کرتا ہوں۔

بشریٰ خالدہ۔ لاہور

غوطے تین دُوں یا چار؟

قادر نام کا ایک شخص تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ صبح سویرے اٹھتا اور گنّوں کے کھیت میں گھس جاتا اور خوب گنے کھاتا۔ اس کا دل ملامت کرتا کہ تو چوری کرتا ہے اس لئے اس نے اجازت لے کر گنے کھانے شروع کئے وہ اجازت اس طرح لیا کرتا تھا کہ پہلے کہتا:۔

اے بی کمادی تجھ کو پوچھے بھائی قادی

گنے دو توڑوں کہ چار

اور پھر خود ہی جواب میں کہتا:۔ پانچ سات توڑ لے۔

گنے باقاعدگی سے روز کھانے سے کھیت کا ایک حصہ خالی نظر آنے لگا۔ تو اس کے مالک کو فکر ہوئی کہ گنے ضرور چوری کئے جاتے ہیں ایک دن وہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ آخر وہ شخص آیا۔ اور اسی طرح اجازت لے کر گنے توڑنے لگا۔ (کسان) نے فوراً جا کر گردن سے پکڑ لیا۔ اس نے فوراً جواب دیا میں تو اجازت لے کر کھاتا تھا گنوار نے کہا میں بھی اجازت لے لوں گا۔ یہ کہہ کر وہ اسے اسی تالاب کے پاس لے گیا جہاں وہ روزانہ گنے کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھویا کرتا تھا۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔ سخت سردی تھی۔ کسان نے اسے مضبوطی سے پکڑ کر تالاب کی طرف دھکیل دیا۔ اور ساتھ ہی یوں اجازت لینی شروع کی۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

اے پانی ٹھنڈے ٹھار
تجھ کو پوچھے جٹ گنوار

غوطے تین دوں یا چار
پھر خود ہی کہنے لگا۔ پانچ سات دے لے۔

اس نے اس شخص کو خوب ٹھنڈے پانی میں غوطے دیئے اس کے بعد وہ شخص وہاں سے ایسا بھاگا کہ پھر ادھر جانے کا نام بھی نہ لیا۔

(رفیق سلطان)

مسافر:۔(ایک آدمی سے) کیوں بھئی کیا یہ سڑک ہسپتال کو جاتی ہے۔
آدمی:۔ جی نہیں یہ یہیں پڑی رہتی ہے کہیں آتی جاتی نہیں۔

(ناصرہ پروین ربوہ)

افضل کی امّی (افضل سے) میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے۔ کہ شور مت کرو۔
افضل (جلدی سے) امی جان! میں نے گنا تو نہیں غالباً نو مرتبہ کہا ہے آپ نے:۔

پرویز احمد بھاگووال

ایک دیہاتی عینک فروش کی دوکان پر جاکر کہا مجھے پڑھنے والی عینک چاہیئے۔ دوکاندار نے مختلف عینکیں سامنے رکھدیں۔ دیہاتی ایک ایک عینک کو اٹھاتا اور اسے لگا کر پاس رکھتے ہوئے ایک اخبار کو پڑھنے کی کوشش کرتا اور پھر عینک واپس کر دیتا آخر دوکاندار نے پوچھا کیا آپ کو پڑھنا آتا ہے۔ دیہاتی کہنے لگا بھئی اگر پڑھنا آتا تو پڑھنے والی عینک کیوں خریدتا۔

(طاہر عمر بیگ گجرات)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

حق گوئی

(وسیم احمد مارٹن روڈ کراچی)

نوٹ:۔ یہ مضمون مجلس اطفال الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کے اجلاس میں پڑھا گیا

حق گوئی ـــــ یعنی سچی بات کہنا ایمان کا ایک حصّہ ہے۔ اسلام میں حق گوئی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اور نہ صرف اسلام بلکہ دیگر سب مذاہب میں اس پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہمارے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ سب نبیوں کے سردار ہیں۔ آپ انتہا درجہ کے صدیق تھے۔ اوائل عمر ہی سے آپ کو صدیق اور امین کا لقب دیا گیا خدا تعالےٰ کو آپ کی یہی عادتیں اتنی پسند آئیں۔ کہ آپ کو سب نبیوں پر برتری عطا فرمائی۔ قرآن مجید میں بھی بار بار سچ بولنے کی تاکید کی گئی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس میں ہر قسم کی برائیاں موجود تھیں اس نے عرض کیا کہ حضور مجھ میں بے شمار برائیاں ہیں۔ لیکن میں تمام برائیاں ایک دم نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ مجھے اس وقت صرف ایک برائی بتادیں تاکہ میں اسے چھوڑنے کی کوشش کروں آپ نے فرمایا کہ تو صرف جھوٹ بولنے سے پرہیز کر۔ وہ رسول پاکؐ سے سچ بولنے کا عہد کر کے چلا گیا۔ اب حالت یہ تھی کہ وہ شراب پینے لگا تو اسے اپنا عہد یاد آیا۔ اور اس نے سوچا کہ جب میں حضورؐ کے پاس جاؤں گا۔ تو حضورؐ مجھ سے دریافت فرمائیں گے کہ میں نے شراب پی ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

یا نہیں تو میں انکار نہیں کر سکوں گا۔ اور حضور کے سامنے یہ اقرار کر لینا کہ میں نے شرارت کی ہے اسے گوارا نہ تھا۔ غرضیکہ جونہی وہ کوئی ناپسندیدہ کام کرنے لگتا تو اپنا عہد یاد کر کے رُک جاتا۔ پھر وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ سب کے سامنے اپنے عیوب کا اقرار کرے۔ غرضیکہ ایک سچ بولنے سے اس کے تمام عیوب چھوٹ گئے اور وہ پاک باز انسان بن گیا۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حکموں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سچ بولنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

(ربوہ کے شب و روز بقیہ صـ۲)

نے دعا کے ساتھ فرمایا۔ دوسرے لوگ مختلف طریقوں سے اپنی تقریبوں کا افتتاح کرتے ہیں۔ مگر ہم اپنے اللہ میاں کے حضور دعا کر کے اپنی تقریبوں کا افتتاح کرتے ہیں۔

انصار اللہ کے جلسہ کے دنوں میں قرآن شریف۔ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت کتابوں کے درس ہوئے۔ تقریریں کی گئیں۔ نظمیں سنائی گئیں نمازیں پڑھی گئیں۔ جماعت اور پاکستان کی ترقی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی تشریف لائے آپ نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں آپنے فرمایا کہ ہماری جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں سب کو نمازیں پڑھنے اور دعائیں کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے تاکہ خدا تعالےٰ ان پر خوش ہو اور ان پر اپنے انعام نازل فرمائے۔ آپنے یہ بھی فرمایا کہ چندہ تحریک جدید میں ہر احمدی کو حصہ لینا چاہیئے تاکہ ہم ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر سکیں۔

تشحیذی بچو! کیا تم نے تحریک جدید میں حصہ لیا؟ اگر نہیں تو آج ہی تم اپنے ابا جان اور امی جان سے اجازت لیکر اسمیں حصہ لو اور اللہ تعالےٰ کو خوش کرو۔

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

قربانی

(محمد اسماعیل خان ربوہ)

انگلستان کے شمال میں سیکسن قوم کی ایک بستی کے لوگ اپنی قوم کے غداروں کی غداری پر آنسو بہا رہے تھے۔ ان کو وہ وقت یاد آتا تھا جب وہ تمام انگلستان پر حکومت کرتے تھے۔ مگر اب ان کو رینجو خاندان کے جابر بادشاہ جان کے حملے کا ڈر ہر وقت لگا رہتا تھا۔ بستیوں کو لوٹنا اور سیکسن لوگوں کو قتل کرنا اس کا دلچسپ مشغلہ تھا۔ سیکسن سردار جولیس نے اپنے علاقے کے گرد و نواح میں اپنے آدمی متعین کر دیئے تھے۔ جو اس کو ہر لمحہ کی خبر سے آگاہ کرتے تھے۔

ایک دن ایک خبر نے تمام بستی والوں کے اوسان خطا کر دیئے۔ جان اپنی دو ہزار فوج کے ساتھ بستی کا رُخ کر رہا تھا۔ جولیس نے اپنے ساتھیوں کو تیار ہو جانے کا حکم دیا۔ بستی کے لوگ جان کا نام سن کر کانپ اٹھے۔ مگر وطن کی محبت نے ان کو ان کی زندگیوں سے بے پرواہ کر دیا اور وہ مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ دوپہر سے پہلے ہی جان اپنی فوج کے ساتھ بستی سے کوئی ایک میل کے فاصلے پر پڑاؤ ڈال چکا تھا۔ اس کے قاصد نے جب اس کو یہ خبر دی کہ جولیس اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں اطاعت قبول کرنے پر رضامند نہیں۔ تو اس نے اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا۔ گولیوں کی آوازوں، زخمیوں کی کراہوں اور مرنے والوں کی چیخوں سے بستی جہنم کا نمونہ بن گئی۔ جولیس کے ساتھی خوب جی توڑ کر لڑے۔ مگر دو ہزار مسلح دشمنوں کے سامنے اس کے پانچ سو

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

سپاہیوں کی کوئی پیش نہ گئی۔ شام کے وقت اس کے گرد صرف ڈیڑھ سو آدمی تھے۔ تھوڑے سے بارود اور چند گولیوں کے علاوہ جولیسؔ کا تمام اسلحہ ختم ہو چکا تھا۔

سائمنؔ، جولیسؔ کے ۱۰ سالہ لڑکے کو اپنی ماں کی زبانی تمام حالات معلوم ہو چکے تھے۔ رات کے وقت جبکہ ہر طرف سکوت تھا۔ دن بھر کے تھکے ہوئے لوگ گہری نیند سو رہے تھے۔ سائمنؔ اپنے گھر سے نکلا اور رات کے اندھیرے میں جانؔ کی فوج کے عقب میں پہنچ گیا۔ پہرے دار کھڑے اونگھ رہے تھے۔

سائمنؔ سب کی نظر سے بچتا بچاتا اسلحہ خانے میں داخل ہو گیا۔ وہاں سے بارود کی ایک بوری نکالی اور دبے پاؤں اس چٹان کی طرف چلا۔ جس کی اوٹ میں کھڑے ہو کر جانؔ کی فوج نے اس کے باپ کے ساتھیوں پر گولیاں چلائی تھیں۔ سورج کی پہلی کرن کے ساتھ جانؔ نے پھر اپنے ساتھیوں کو حملہ کرنے کا حکم دیا گولیوں کی سنسناہٹ سے بستی ایک دفعہ پھر تھرا اٹھی ادھر سائمنؔ گڑھا کھود کر بارود دبا رہا تھا۔ عین اس وقت جبکہ جولیسؔ کے ساتھیوں کی ہمت جواب دے چکی تھی اور ان کے قدم اکھڑ رہے تھے۔ ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ چٹان روئی کے گالے کی طرح اڑ گئی۔ پتھروں کے ساتھ جانؔ کی فوج کے ڈیڑھ ہزار سپاہیوں کے جسم ہوا میں تیر رہے تھے۔

سائمنؔ ایک تنگ کھڈ میں پڑا دم توڑ رہا تھا۔ اور جولیسؔ کے بچے کھچے سپاہی اپنے سردار کے گرد والہانہ انداز میں خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔!

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیاں

لاکھ آسان سہی پھر بھی...

(سلمان مسعود)

لاکھ آسان سہی پھر بھی پہیلیاں پہیلیاں ہی ہوتی ہیں۔ پہیلیاں بوجھنا خالہ جی کا گھر نہیں ہوتا۔ ذرا سوچ سمجھ کر بوجھئے۔ ذہانت پر حرف نہ آنے پائے۔

(۱) سنہری، شربتی یا لال رنگ ہے + زمانے سے نرالا اُس کا ڈھنگ ہے
زمیں میں پاؤں سے سر تک گڑی ہے + اگرچہ سخت ہے میٹھی بڑی ہے

ہیں سر پہ لہلہاتے سبز پرچم — عجب خوش منظر و شاداب پُرنم
گھروں میں لوگ اکثر ہیں پکاتے — وگرنہ یونہی کچّا ہیں چباتے
اگر تم جانتے ہو نام کیا ہے — بتانے میں تمہیں پھر عار کیا ہے

(۲) چار حروف ہیں نام کے اندر
ایک ہے زیر اور ایک زبر
پہلے دو میں "پھول" چھپا ہے
باقی دو "اُمید" سراسر
پیاسوں کی ہے پیاس بجھاتا
رہتا ہے لبریز وہ اکثر

(۳) خوشی اور غم میں ہے یکساں شریک + ہے بانکا عجب اور وضعدار ہے

جو شادی ہو پھولے سماتا نہیں — غمی میں وہ یکسر عزادار ہے
ہر اک فرد اس پر ہے شیدا ہوا — بنایا خدا نے جہاں دار ہے
ہے رنگین بھی اور سادا بھی ہے — تر و تازہ ہے اور چمکدار ہے
نوا سنجیاں اس کی مرہون ہیں — نہیں بولتا خود، حیادار ہے

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیوں کے جواب

دھوکے کی کوئی بات نہ تھی

گذشتہ پرچے میں جو پہیلیاں درج تھیں ان میں سے ایک پہیلی کے بارہ میں اکثر بچوں نے دھوکہ کھایا اور وہ بھی خوب پیٹ بھر کر۔ اکثر نے پہلی پہیلی کا جواب لکھا ہے "بادام"۔ ایک صاحب نے وجہ یہ بتائی ہے کہ چونکہ مجھے بادام بہت پسند ہیں۔ اس لئے اس پہیلی کا جواب بادام ہے۔ ان صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا بادام کڑوا نکلا۔ پھر کسی نے اس کا جواب مسجد لکھا ہے کسی نے قرآن مجید کسی نے ہوا، کسی نے ربوہ، کسی نے روم، کسی نے دستی بم اور دو ایک نے تو حد ہی کر دکھائی۔ لکھتے ہیں اس سے مراد "آدم علیہ السلام" ہیں الفرض کہاں تک لکھا جائے۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ ارے بھائی "اللہ کی بستی" سے مراد یو۔پی کا مشہور شہر **الہ آباد** ہے وہاں کا **امرود** بہت مشہور ہے۔ اب تو سمجھ میں آیا آپ کے۔ پہیلی میں ہر بات کو پرکھنے کی کوشش کیا کیجئے اور جس چیز پہ بیک وقت ساری باتیں چسپاں ہوتی ہوں اسی کو جواب سمجھ کر لکھنے کی زحمت اٹھائیے ورنہ آپ ہمیشہ دھوکہ کھا کھا کر جھوٹ موٹ پیٹ بھرتے رہیں گے۔ اصل جواب ذیل میں درج ہیں

پہلی پہیلی کا جواب (امرود)

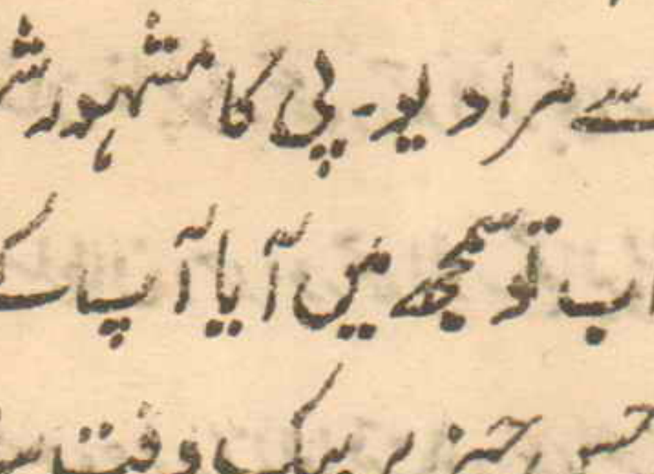

(یاد رہے الہ آباد کا امرود بہت مشہور ہے)

دوسری پہیلی کا جواب (حقہ)

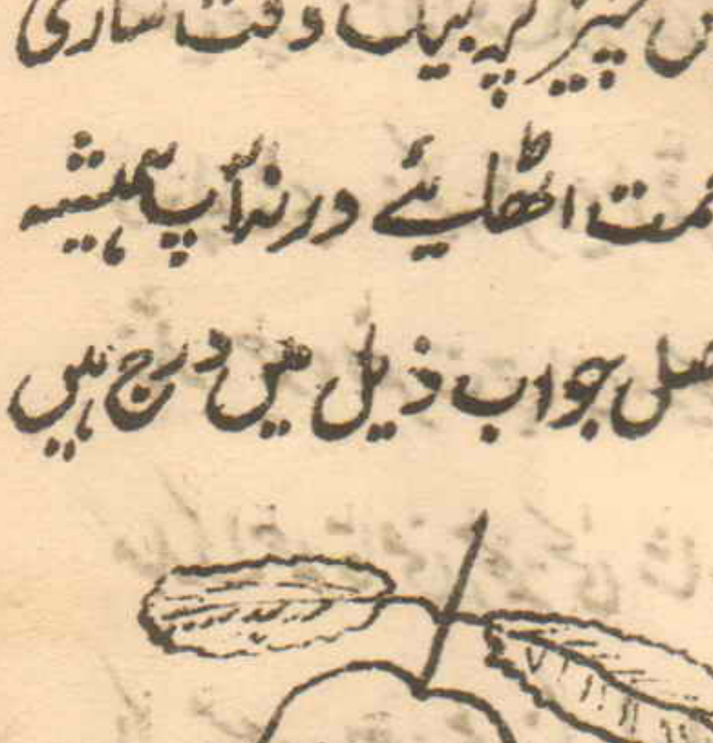

تیسری پہیلی کا جواب (مچھلی)

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

پہیلیاں بوجھنے والے

انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں

وہ بچے جنہوں نے گذشتہ پرچے کی تینوں پہیلیاں بوجھ دکھائیں انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اگر یقین نہ آئے تو نیچے دی ہوئی فہرست پر نگاہ ڈال کر خود دیکھ لیجئے۔

تینوں پہیلیوں کے صحیح حل بتانے والے فیض محمد خاں آف ٹوپی ضلع مردان۔ عبدالکریم بیدیانوالہ ضلع لائلپور۔ جمیل الرحمٰن گجرات۔ مظفر احمد باجوہ چک ۳۳ جنوبی۔ حمید بیگم اور رشیدہ بیگم ہلالپور ضلع سرگودہا۔ محمد ظفر اللہ خاں ظفر موضع لقمان ضلع سرگودہا۔ محمد اشرف، بشارت احمد نذیر۔ عبدالرشید ارشد، نصیر احمد طاہر اور امتہ الکریم رقیہ ربوہ

دو پہیلیوں کا صحیح حل بتانے والے رضیہ بیگم قادیان، محمد اکرم، نورالدین غالب، شاہد نسرین، عابدہ پروین اور بشریٰ جبیں کلکتہ۔ محمد یوسف بقاپوری اور مہبت الرحمٰن کراچی، عبدالحق خاں کوئٹہ۔ محمد عثمان خان خانپور۔ محمود احمد انور نبی سر روڈ۔ محمد انور، لطیف احمد، حمید احمد، مختار احمد، حفیظ احمد، غلام محمد، سلطان احمد اور محمد ایوب جمالپور ضلع نواب شاہ۔ امتہ النصیر منٹگمری۔ سعید احمد تبسم، زاہدہ نسیم اور سعیدہ پروین لیاقت پور۔ عبدالعزیز پھلور ضلع سیالکوٹ۔ پرویز احمد بھاگووال ضلع سیالکوٹ۔ شاہد احمد ملی راولپنڈی، ذکیہ قزدین قمر اور منیر قمر سرگودہا۔ عبدالعزیز، عبدالستار، عبدالغفار، سلیم احمد، وسیم احمد نثار احمد، نصرت جہاں، ریحانہ یاسمین اور ظاہرہ منان خوشاب۔ مبارکہ صدیقہ، ناصرہ پروین، مبارک احمد قاضی محمد یحییٰ شاہد، صفی اللہ صادق، مجیب اللہ ظفر، اور مبارک احمد نسیم ربوہ۔ جاوید محمود، ملک مسعود احمد، محمد زکریا جاوید، مجیب اللہ خان گوہر، ممتاز بیگم، مبارکہ صدیقہ ربوہ۔

ایک پہیلی کا صحیح حل بتانے والے انور احمد پشاور۔ سید منصور محمود۔ سید اقبال محمود۔ سیدہ درثمین اور عبدالمجید امجد راولپنڈی۔

نوٹ: بعض اوقات بہت سے بچے مل کر ایک ہی پرچے پر پہیلیوں کے جواب لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں ہے ہر بچے کو چاہیئے پہیلیاں خود حل کرے اور علیحدہ کاغذ پر خود اپنے ہاتھ سے جواب لکھ کر بھیجے۔ آئندہ ایک ہی کاغذ پر درج شدہ ناموں کی فہرست شائع نہیں کی جائے گی۔ اپنے نام کے ساتھ مکمل پتہ بھی درج کرنا ضروری ہے

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

Digitiezed by khilafat Llibrary Rabwah

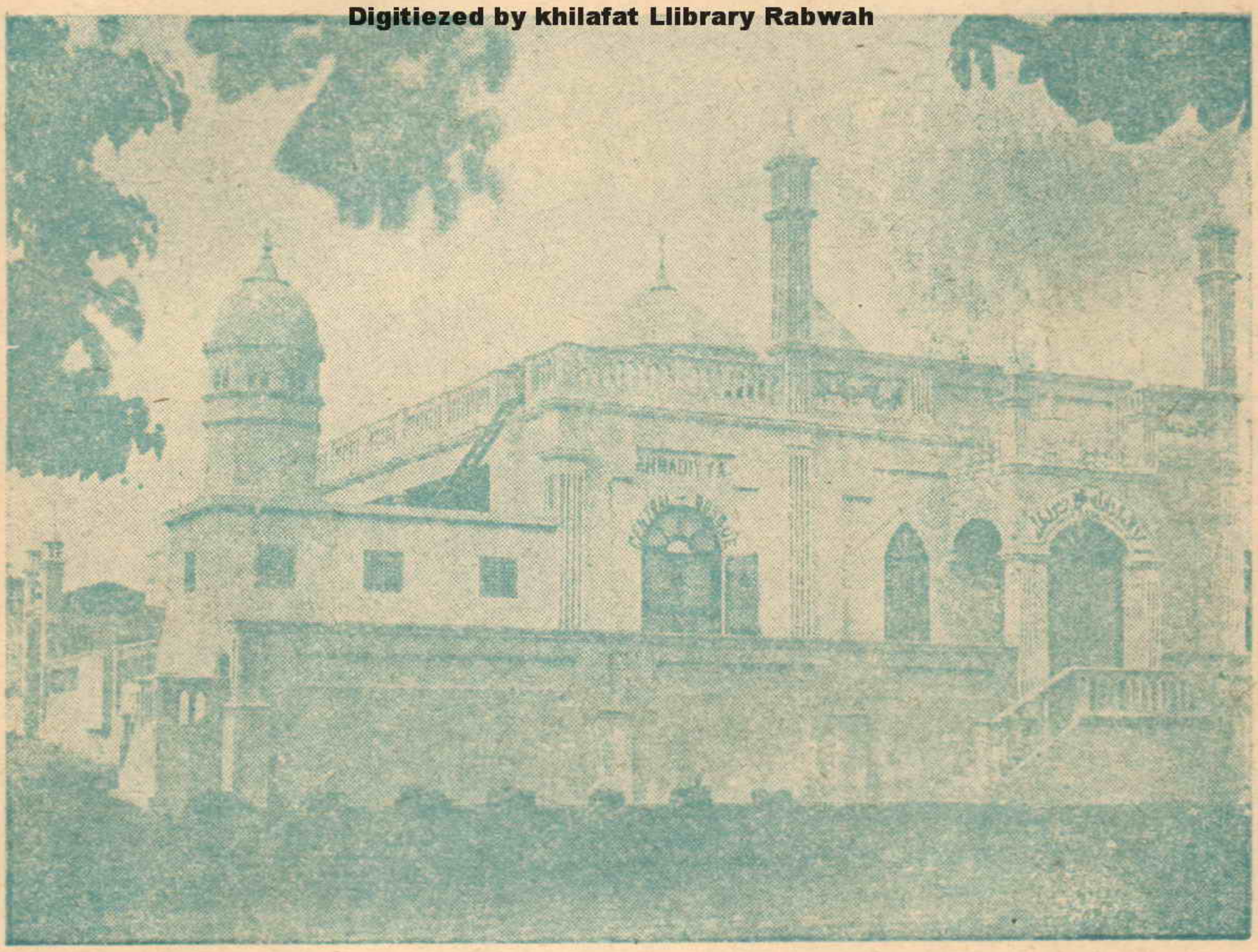

مغربی افریقہ میں ایک احمدیہ مسجد

★

چندہ سالانہ ۵/-
غیر ممالک ۶/-

چندہ بھیجنے کا پتہ
★ مینیجر رسالہ تشحیذ الاذھان
ربوہ

ابوالعطاء جالندھری نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کروا کر دفتر رسالہ تشحیذالاذھان ربوہ سے شائع کیا صرف ٹائٹیل نصرت آوٹ پریس میں چھپا